OPEN ACCESS
Al-ISRA
﴾International Journal of Islamic Thought﴿
ISSN: 2959-3603
www.israjr.com

Al-ISRA
Vol.:5, Issue: 1, Jan -March 2026 PP: 406-420

ڈی سینٹرلائزڈ فائنانس کی شرعی تکییف (SC-DeFi) کی فکری و فقہی بنیادیں

Intellectual and jurisprudential foundations of Sharia compliant decentralized Finance

Hayat Ahmad
PhD Scholar, Department of Islamic Studies, University of Malakand, KP, Pakistan
Email: hayatpak94@gmail.com

Dr. Aziz Ahmad
Lecturer, Department of Islamic Studies, University of Malakand, KP, Pakistan
Email: azizroomi92@gmail.com

Dr. Muhammad Mushtaq Ahmad
Associate Professor, Department of Islamic Studies, University of Swat, KP Pakistan
Email: mushtaq@uswat.edu.pk

Abstract

Decentralized Finance (DeFi) has introduced a blockchain-based, intermediary-free model of financial services, raising a pressing juristic question: can such a system be reconciled with the principles of Islamic finance? This study focuses specifically on the intellectual and jurisprudential (fikri and fiqhi) foundations of that reconciliation rather than on technical architecture. Adopting a qualitative, doctrinal, analytical, and comparative method, it first establishes the philosophical and economic convergence between the two systems—shared commitments to the removal of exploitative intermediation, transparency (nafy al-jahalah), linkage to real assets (ʿayn), profit-and-loss sharing (mudarabah and musharakah), and financial inclusion (hifz al-mal). It then argues that the classical instruments of Islamic legal reasoning—ijtihad, maslahah mursalah, ʿurf, and qiyas—furnish sufficient juristic space to characterize smart contracts, tokenization, liquidity pools, and decentralized governance within the framework of Islamic contract theory. The study concludes that DeFi carries no inherent contradiction with Islamic finance; rather, with disciplined ijtihad and adherence to the objectives of the Shariah (maqasid al-Shariah), its instruments can be legitimately grounded in established fiqhi principles, providing a firm conceptual basis for future architectural and empirical research in Islamic decentralized finance.

Keywords: *Islamic Finance, Decentralized Finance, Smart Contracts, Ijtihad, Maslahah, ʿUrf, Qiyas, Maqasid al-Shariah.*

CC BY

تعارف

عالمی مالیاتی نظام ایک تاریخی دوراہے پر کھڑا ہے۔ ایک طرف بلاک چین، سمارٹ کنٹریکٹس اور ڈی سینٹرلائزڈ پروٹوکولز نے مالیاتی وساطت کے پورے تصور کو یکسر بدل دیا ہے اور مالیاتی خدمات کو روایتی اداروں کی اجارہ داری سے نکال کر براہِ راست صارفین تک پہنچانے کا دعویٰ کیا ہے۔ دوسری طرف عالمِ اسلام کی ڈیڑھ ارب سے زیادہ آبادی ایک ایسے مالیاتی نظام کی منتظر ہے جو شریعتِ مطہرہ کے اصولوں کے عین مطابق ہو۔ ان دونوں کے ملاپ سے ایک نئے، منصفانہ اور شریعت کے موافق مالیاتی ڈھانچے کی بنیاد رکھی جاسکتی ہے۔[1]

اسلامی مالیات اور ڈی فائی کو عموماً ایک دوسرے سے یکسر مختلف حیثیت میں پیش کیا جاتا ہے: ایک الہامی تعلیمات کی پیداوار، دوسرا تکنیکی انقلاب کا ثمر۔ لیکن جب دونوں کے بنیادی فلسفے کا گہرائی سے جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ان کے درمیان تضاد سے کہیں زیادہ تکمیل کا رشتہ ہے۔ اسلامی مالیات جس طرح ربا، غرر اور میسر کو مسترد کرتی ہے، ڈی فائی بھی اسی طرح مرکزی مالیاتی اجارہ داری، بینکاری استحصال اور عدمِ شفافیت کو رد کرتا ہے۔[2]

یہی وجہ ہے کہ ڈی فائی کی اسلامی تطبیق کا مسئلہ محض تکنیکی نہیں بلکہ بنیادی طور پر ایک اجتہادی اور اصولی مسئلہ ہے۔ زیرِ نظر مقالہ اسلامی ڈی فائی کے تعمیراتی خاکے یا عملی نفاذ سے بحث نہیں کرتا، بلکہ اس بنیادی سوال پر مرکوز ہے کہ ڈی فائی کے آلات کی شرعی تکییف کن فکری اور فقہی بنیادوں پر ممکن ہے۔ ہمارا مرکزی موقف یہ ہے کہ دونوں نظاموں کے مابین ایک گہرا فلسفیانہ و ہدفی اشتراک موجود ہے۔ جس طرح اسلامی مالیات ربا، غرر اور میسر کو مسترد کرتی ہے، اسی طرح ڈی فائی مرکزی مالیاتی اجارہ داری، بینکاری استحصال اور عدمِ شفافیت کو رد کرتا ہے۔ دونوں ایک ایسی مالیاتی دنیا کے خواہاں ہیں جو منصفانہ، شفاف، شراکتی اور حقیقی اثاثوں پر استوار ہو۔[3] اور اسلامی فقہ کے اصولِ استنباط جیسے اجتہاد، مصلحتِ مرسلہ، عرف اور قیاس، اس اشتراک کو ایک قابلِ عمل شرعی تطبیق میں بدلنے کی مکمل گنجائش رکھتے ہیں۔

تنبیہ

ڈی سینٹرلائزڈ فائنانس کے بنیادی جزء یعنی کرپٹو کرنسی کی حلت وحرمت اور اس کا نفع و نقصان بذاتِ خود ایک طویل و متنازع بحث ہے، جس میں انفرادی اہلِ علم سے لے کر بین الاقوامی فقہی اداروں تک شدید اختلاف پایا جاتا ہے۔ چنانچہ ملائیشیا کی شریعہ ایڈوائزری کونسل نے کرپٹو اثاثہ جات کو جائز قرار دیا،[4] مجلسِ علمائے انڈونیشیا (MUI) نے حقیقی اثاثے کی پشت پناہی نہ ہونے کی صورت میں انہیں قطعاً حرام ٹھہرایا،[5] جبکہ مجمع الفقہ الاسلامی الدولی (جدہ) نے مزید تحقیق تک توقف اختیار کیا۔[6]

اس اختلاف کے پیشِ نظر ضروری ہے کہ تحقیق کی حد واضح رہے: یہ مقالہ اس بحث میں فریق بنے بغیر اس مفروضے پر استوار ہے کہ کرپٹو اثاثہ جات فی نفسہٖ جائز ہیں، اور اسی بنیاد پر اپنی توجہ اصل موضوع یعنی **ڈی سینٹرلائزڈ فائنانس کی اسلامی مالیات میں تطبیق کی فکری و فقہی بنیادوں** پر مرکوز رکھتا ہے۔

تحقیقی سوالات

بنیادی تحقیقی سوال: کیا اسلامی مالیات کے اصولوں کی روشنی میں ڈی سینٹرلائزڈ فائنانس کی شرعی تکییف ممکن ہے، اور

اگرہاں تو اس کی فکری و فقہی بنیادیں کیا ہیں؟

ذیلی تحقیقی سوالات

– اسلامی مالیات اور ڈی فائی کے درمیان کون سے فلسفیانہ، اقتصادی اور اخلاقی مشترکات پائے جاتے ہیں؟
– اسلامی فقہ کے کن اصولوں کی بنیاد پر ڈی فائی کے آلات کی شرعی تطبیق ممکن ہے؟
– سمارٹ کنٹریکٹ کی اسلامی نظریۂ عقد کی روشنی میں کس طرح تکییف کیا جا سکتا ہے؟

ادبی جائزہ

اسلامی مالیات اور بلاک چین کے ملاپ پر گزشتہ ایک عرصے سے علمی مواد بڑھ رہا ہے۔ ابتدائی کاوشوں میں ایوانز (۲۰۱۵) نے بلاک چین کو ربا کی ممانعت اور مصلحت کے اصولوں سے ہم آہنگ قرار دیا، جبکہ دحدل اور اس ساتھیوں (۲۰۲۲) نے اسے مختلف شرعی معیارات کے مابین ہم آہنگی پیدا کرنے کا ذریعہ ٹھہرایا۔

سمارٹ کنٹریکٹ کی فقہی تکییف پر احمد، زین اور زکریا (۲۰۲۴) نے اسلامی نظریۂ عقد کی روشنی میں اور نور خالدہ وغیرہ (۲۰۲۴) نے مصلحتِ مرسلہ کے زاویے سے بحث کی، جبکہ مجمع الفقہ الاسلامی الدولی کی قرارداد ۲۳۰ نے عقودِ ذکیہ کے انعقاد و فسخ کا مسئلہ اٹھایا اور فی الحال اس پر توقف کو مناسب سمجھا۔ اسلامی ڈی فائی پر براہِ راست کام کرنے والوں میں الاسدی (۲۰۲۵) نے مضاربہ و مشارکہ کے آن چین نفاذ کی صورتیں تجویز کیں اور معوشی (۲۰۲۴) نے "مرابحہ سنڈروم" کی تشخیص کی۔

حالیہ ادب میں راپی وغیرہ (۲۰۲۶) نے ایک سو تینتیس علمی مضامین کے تجزیے کی بنیاد پر یہ نتیجہ اخذ کیا کہ معاصر علماء کی اکثریت ڈی فائی کے بارے میں محتاط مگر امید افزا رویہ رکھتی ہے، بشرطیکہ اسے مقاصدِ شریعت کے سانچے میں ڈھالا جائے۔ ان کے علاوہ متعدد محققین نے جزوی طور پر شرعی اصولوں کی روشنی میں ڈی فائی کا جائزہ لیا ہے۔

تحقیقی خلا

موجودہ ادب جزوی اور منتشر ہے۔ زیادہ تر مطالعات یا تو کسی ایک تکنیکی جزو (مثلاً صکوک یا سمارٹ کنٹریکٹ) پر مرکوز ہیں یا روایتی ڈی فائی مصنوعات کی بعد از تعمیر شرعی تصحیح تک محدود۔ دونوں نظاموں کے فلسفیانہ اشتراک اور اصولِ استنباط کو باہم مربوط کر کے ڈی فائی کے آلات کی ایک منظّم و مقاصد پر مبنی شرعی تکییف پیش کرنے والا کام، بالخصوص اردو لٹریچر میں مفقود ہے۔ یہی علمی خلا اس تحقیق کا موضوعِ بحث ہے۔

منہج تحقیق

یہ تحقیق معیاری، تجزیاتی اور تقابلی منہج پر مبنی ہے۔ قدیم فقہی مصادر (بدائع الصنائع، المستصفیٰ، بدایۃ المجتہد، مجلۃ الاحکام العدلیہ وغیرہ)، اصولِ فقہ کی معاصر تصانیف، اور بلاک چین و ڈی فائی سے متعلق علمی لٹریچر کا تنقیدی و تقابلی مطالعہ کیا گیا ہے، اور ان کی روشنی میں ڈی فائی کے آلات کی شرعی تکییف کی فکری و فقہی بنیادوں کو منظّم انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ مقالہ دو بنیادی محوروں پر منظّم ہے: (۱) فکری بنیاد یعنی دونوں نظاموں کا فلسفیانہ و اقتصادی اشتراک؛ اور (۲) فقہی بنیاد یعنی وہ اصولِ استنباط جو اس تطبیق کی راہ ہموار کرتے ہیں۔

اسلامی مالیات کا تعارف

اسلامی مالیات سے مراد وہ اقتصادی نظام ہے جو شریعتِ مطہرہ کے احکام و مقاصد پر استوار ہو، اور عدل و انصاف کے

ساتھ مالی وسائل کے حصول اور استعمال کو منظّم کرتا ہے۔[7] اس نظام کا امتیاز اس کے سلبی اور ایجابی، دونوں پہلوؤں میں نمایاں ہوتا ہے۔ سلبی پہلو یہ ہے کہ یہ ربا، غرر اور میسر، اتلافِ مال، کساد بازاری، دھوکہ، فریب، ذخیرہ اندوزی اور ہر ایسے اقتصادی اقدام کو مسترد کرتا ہے جو دوسروں کی حق تلفی کا موجب ہو۔ قرآنِ کریم نے بیع کو حلال اور ربا کو حرام قرار دیا،[8] کیونکہ ربا میں سرمایہ بغیر کسی حقیقی خطرے کے یقینی نفع کا تقاضا کرتا ہے۔ اسی طرح نبی کریم ﷺ نے بیع غرر سے صراحتاً منع فرمایا،[9] اور فقہاء نے عقد کی صحت کے لیے شرط ٹھہرائی کہ اس کی تمام شرائط، قیمت، موضوع اور مدت فریقین کے علم میں ہوں تاکہ کوئی جہالت یا ابہام باقی نہ رہے۔[10] اسی کے تحت غیر یقینی، دھوکے اور قمار پر مبنی ہر لین دین ممنوع ٹھہرتا ہے۔ یہ تو اسلامی مالیات کا سلبی پہلو ہے۔

ایجابی پہلو مقاصدِ شریعت کی تکمیل اور رضائے الٰہی کا حصول ہے۔ امام غزالیؒ کے نزدیک شریعت کے پانچ کلّی مقاصد دین، جان، عقل، نسل اور مال کا تحفظ ہیں، اور انہی میں "حفظِ مال" یعنی دولت کی حفاظت اور اس تک منصفانہ رسائی شامل ہے۔[11] انسانی آزادی کے ساتھ اخلاقی اور مادی ترقی میں ہم آہنگی، تعاون، منصفانہ تقسیم اور اجتماعی حقوق اسلامی مالیات کا پیشِ نظر ہے۔[12] اسلامی مالیات منافع کے حصول کو کسی حقیقی اثاثے (عَین) سے مربوط رکھتی ہے، کیونکہ اس کے نزدیک پیسہ بذاتِ خود پیسے کو جنم نہیں دیتا؛ منافع صرف حقیقی اثاثوں اور کاروباری سرگرمی سے پیدا ہوتا ہے۔[13] نیز یہ نظام مضاربہ و مشارکہ کے ذریعے منافع کے ساتھ نقصان میں بھی شراکت کو لازم ٹھہراتا ہے، تاکہ سرمایہ اور محنت دونوں نفع اور خطرے میں یکساں شریک ہوں۔[14] عصرِ حاضر میں محمد ایوب جیسے ماہرین نے انہی قدیم اصولوں کو ایک منظّم جدید مالیاتی ڈھانچے کی صورت میں مرتب کیا ہے۔[15]

ڈی سنٹرلائزڈ فائنانس کا تعارف

ڈی سینٹرلائزڈ فائنانس/ڈی فائی سے مراد بلاک چین ٹیکنالوجی پر مبنی وہ مالیاتی نظام ہے جس میں مالیاتی خدمات قرض، سرمایہ کاری، تبادلہ اور ادائیگی بینکوں اور روایتی اداروں کی ثالثی کے بغیر، سمارٹ کنٹریکٹس کے ذریعے خودکار انداز میں انجام پاتی ہیں۔[16] سمارٹ کنٹریکٹ درحقیقت ایسا کوڈ ہے جو پیشگی طے شدہ شرائط پوری ہونے پر خود بخود نافذ ہو جاتا ہے، اور بلاک چین پر ایک بار درج ہونے کے بعد اسے یکطرفہ طور پر بدلا نہیں جا سکتا۔[17] ڈی فائی کا بنیادی نعرہ "بینک کے بغیر بینکاری" ہے، یعنی مرکزی اجارہ داری کے خاتمے کے ساتھ براہِ راست مالیاتی تعلقات۔[18]

ڈی فائی کی بنیاد 2009 میں بٹ کوائن کی آمد سے پڑی[19]، لیکن اس کی حقیقی ترقی 2015 میں ایتھیریم بلاک چین کے آغاز کے بعد ہوئی۔ ایتھیریم نے سمارٹ کنٹریکٹس متعارف کروائے، جنہوں نے خودکار مالیاتی ایپلی کیشنز کی راہ ہموار کی۔[20] 2018 سے 2021 کے درمیان ڈی فائی نے غیر معمولی ترقی کی، اور اربوں ڈالر کے اثاثے مختلف ڈی فائی پلیٹ فارمز میں لاک ہونے لگے۔ 2020 کی چند ماہ کو DeFi Summer بھی کہا جاتا ہے۔[21]

ڈی فائی کی ساخت چند کلیدی اجزاء پر مشتمل ہے: بلاک چین کا عوامی و ناقابلِ تبدیل کھاتہ[22]، خودکار سمارٹ کنٹریکٹس، اثاثوں کی ٹوکنائزیشن، لیکویڈیٹی پول، اور ڈی سینٹرلائزڈ گورننس/انتظام۔ ٹوکنائزیشن کے ذریعے زمین، جائداد، سونا اور کاروباری حصص جیسے حقیقی اثاثے بلاک چین پر ڈیجیٹل ٹوکن کی صورت میں نمائندگی پا سکتے ہیں۔[23]

ڈی فائی میں لین دین کا ذریعہ مبادلہ کرپٹو کرنسی ہوتا ہے، جو بلاک چین پر مبنی ہوتا ہے۔ بلاک چین کا کام ریکارڈ کو

محفوظ کرنا ہوتا ہے اس لئے نئی کرپٹو کرنسی بنانے کے لیے بلاک چین ٹیکنالوجی کا استعمال ضروری نہیں، بلکہ ریکارڈ محفوظ رکھنے کے لیے کوئی بھی ڈسٹریبیوٹڈ لیجر ٹیکنالوجی (DLT) استعمال کی جا سکتی ہے۔ مثال کے طور پر Hedera (HBAR) ہیش گراف الگورتھم پر مبنی ہے، جبکہ IOTA اپنی Tangle ٹیکنالوجی میں ڈائریکٹڈ ایسائیکلک گراف (DAG) استعمال کرتا ہے۔ جس کی اپنی ایک کرپٹو کرنسی ہے۔[24]

فکری بنیاد: فلسفیانہ اور اقتصادی اشتراک

اسلامی مالیات اور ڈی فائی کو عموماً ایک دوسرے سے یکسر مختلف حیثیت میں پیش کیا جاتا ہے ایک الہامی تعلیمات کی پیداوار، دوسرا تکنیکی انقلاب کا ثمر۔ لیکن جب دونوں کے بنیادی فلسفے کا گہرائی سے جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اِن کے درمیان تضاد سے کہیں زیادہ تکمیل کا رشتہ ہے۔ یہ حصہ اُن بنیادی اشتراکات کو منظم انداز میں پیش کرتا ہے جن پر ایک قابلِ عمل اسلامی ڈی فائی ماڈل کی عمارت استوار کی جا سکتی ہے۔

مالیاتی وساطت کا خاتمہ

اسلامی اقتصادیات کا ایک مرکزی تصور یہ ہے کہ مالیاتی واسطے کو حقیقی معاشی سرگرمی میں شریک ہوئے بغیر منافع کمانے کا حق نہیں۔[25] روایتی بینکاری نظام میں بینک ٹھیک وہی کردار ادا کرتا ہے جو اسلامی نقطۂ نظر سے قابلِ اعتراض ہے، کہ وہ کسی حقیقی اقتصادی نقصان میں شریک ہوئے بغیر، پیشگی طے شدہ سود کی ضمانت لے کر قرض دیتا ہے، اور یوں قرض دینے والے اور لینے والے کے درمیان ایک سودی درمیانی دیوار کھڑی کر دیتا ہے۔

ڈی فائی بالکل اسی درمیانی دیوار کو گرانے کا دعویدار ہے۔ اس کا بنیادی نعرہ 'بینک کے بغیر بینکاری' (banking without banks) ہے یعنی سمارٹ کنٹریکٹس کے ذریعے براہِ راست مالیاتی تعلقات۔[26] اس نظام کی دیگر خوبیاں اپنی جگہ، اس کی غیر مرکزیت حقیقی انقلاب ہے۔ جن محققین کے نزدیک مکمل غیر مرکزیت سراب ہے،[27] تب بھی اس سوال کا مثبت جواب ڈی فائی ہی کے حق میں ملے گا، کہ مرکزیت کہاں، کس شکل میں اور کس حد تک شفافیت کے ساتھ موجود ہے؟ جب اسلامی مالیات یہ کہتی ہے کہ 'قرض دینے والے اور لینے والے کے درمیان کوئی سودی رکاوٹ نہ ہو' اور ڈی فائی یہ کہتی ہے کہ 'کوئی مرکزی ادارہ لین دین پر کنٹرول نہ کرے'، تو دونوں بنیادی طور پر ایک ہی سمت اشارہ کر رہے ہیں یعنی ایک غیر استحصالی، براہِ راست مالیاتی نظام کی طرف۔ یہ مشترک ہدف اسلامی ڈی فائی انضمام کا سب سے مضبوط نقطۂ آغاز ہے۔[28]

شفافیت کا اصول

اسلامی فقہ میں 'نفی الجہالہ'[29] کا اصول یعنی معاہدے میں لاعلمی اور ابہام کی ممانعت ایک بنیادی ضرورت کی حیثیت رکھتا ہے۔ شریعت کا تقاضا ہے کہ معاہدے کی تمام شرائط، قیمت، موضوع اور مدت فریقین کے علم میں ہوں اور کوئی چیز پوشیدہ نہ رہے۔[30] یہ اصول روایتی بینکاری کی پیچیدہ اور اکثر غیر شفاف مالیاتی مصنوعات کے لیے بے معنی بن جاتا ہے، جہاں بارہا صارفین کو اُن شرائط کا علم تک نہیں ہوتا جو اُن پر لاگو ہو رہی ہوتی ہیں۔[31]

بلاک چین کا عوامی کھاتہ (public ledger) اِسی اسلامی اصول کو ایک بے مثال تکنیکی پیکر سے نوازتا ہے۔ بلاک چین پر ہر لین دین علانیہ درج ہوتا ہے، کوئی بھی اُسے جانچ سکتا ہے، مگر ایک بار درج ہو جانے کے بعد اُسے تبدیل نہیں کیا جا

سکتا۔ سمارٹ کنٹریکٹ کی شرائط کوڈ کی صورت میں مرتب ہوتی ہیں اور خودکار طور پر نافذ ہوتی ہیں، جس میں نہ کوئی پوشیدہ فیس ہوتی ہے، نہ کوئی یکطرفہ تبدیلی، نہ کوئی دھوکہ دہی۔ یہ تکنیکی شفافیت اسلامی نفی الجہالہ کے اصول کی عملی تکمیل ہے اور اسلامی ڈی فائی انضمام کے لیے ایک مضبوط بنیاد فراہم کرتی ہے۔ بلاک چین کی ناقابلِ تبدیل شفافیت اسلامی مالیات میں عدل اور امانت کے اصولوں کو تقویت دیتی ہے۔[32]

حقیقی اثاثوں سے ربط

اسلامی مالیات کا ایک بنیادی اصول یہ ہے کہ مالیاتی لین دین حقیقی معاشی اثاثوں عَین[33] سے مربوط ہو۔ پیسہ بذاتِ خود پیسے کو جنم نہیں دیتا منافع صرف حقیقی کاروبار اور اثاثوں کے ذریعے پیدا ہوتا ہے۔ یہ اصول روایتی بینکاری کی اُس خالص مالیاتی لین دین کو رد کرتا ہے جس کے پیچھے کوئی حقیقی اقتصادی سرگرمی موجود نہیں ہوتی۔

بلاک چین ٹیکنالوجی نے اثاثوں کی ٹوکنائزیشن کا ایک انقلابی طریقہ متعارف کرایا ہے جو اسلامی عَین کے اصول سے مکمل ہم آہنگ ہے۔ ٹوکنائزیشن کے ذریعے زمین، جائداد، زرعی پیداوار، سونا، کاروباری حصص غرض ہر حقیقی اثاثہ بلاک چین پر ٹوکن کی صورت میں نمائندگی پا سکتا ہے۔[34] اِس طرح ہر ڈیجیٹل ٹوکن کسی حقیقی، ٹھوس اثاثے کا حصہ دار بن جاتا ہے جس پر اسلامی صکوک کا پورا ڈھانچہ قائم ہے۔ درحقیقت بلاک چین پر مبنی ٹوکنائزیشن اسلامی مالیات کے اثاثہ پر مبنی فائنانس کے اصول کو ڈیجیٹل عہد میں منتقل کرنے کا سب سے مؤثر ذریعہ ہے۔[35]

منافع و نقصان کی شراکت

اسلامی مالیات کا نظریۂ مضاربہ اور مشارکہ جس کے تحت سرمایہ کار اور کاروباری فرد باہم مل کر کام کرتے اور منافع و نقصان دونوں میں شریک ہوتے ہیں،[36] ڈی فائی کے لیکویڈیٹی پولز میں جھلکتا ہے۔ لیکویڈیٹی پول میں شرکاء اپنے اثاثے ایک مشترک پول میں ڈالتے ہیں، اُس پول سے ہونے والی تجارتی سرگرمی سے منافع کماتے ہیں اور نقصان اٹھانے کے لئے بھی تیار ہوتے ہیں۔[37] یہ ساخت مضاربہ کی روح سے کس قدر قریب ہے۔

فرق محض اتنا ہے کہ روایتی ڈی فائی کے لیکویڈیٹی پولز میں اکثر سود کا عنصر شامل ہو جاتا ہے؛ لیکن جیسا کہ یہ مقالہ آگے تفصیل سے واضح کرے گا کہ اِس عنصر کو نکال کر خالص اسلامی مضاربہ یا مشارکہ کے اصول پر لیکویڈیٹی پول قائم کرنا نہ صرف نظری طور پر ممکن ہے بلکہ تکنیکی اعتبار سے بھی قابلِ عمل ہے۔ سمارٹ کنٹریکٹ کی خودکاری منافع کی تقسیم کو فوری اور طے شدہ شرائط کے مطابق یقینی بناتی ہے، جبکہ اِس کے ناقابلِ تبدیل آڈٹ ریکارڈ رب المال کو یہ اطمینان دلاتے ہیں کہ نقصان مضارب کی کوتاہی کا نتیجہ نہیں۔[38] بلوزم فائنانس اور MRHB نیٹ ورک جیسے منصوبے یہ ثابت کر چکے ہیں کہ ایسی ساختیں بخوبی وجود میں آسکتی ہیں۔[39]

مالیاتی شمولیت

مقاصدِ شریعت میں 'حفظِ مال' یعنی دولت کی حفاظت اور اُس تک منصفانہ رسائی ایک بنیادی مقصد کی حیثیت رکھتا ہے۔[40] اسلامی معیشت صلاحیت رکھتی ہے کہ معاشرے کے تمام طبقات تک مالیاتی خدمات پہنچیں، بالخصوص وہ لوگ جو مذہبی بنیاد پر روایتی بینکاری سے محروم ہیں۔[41] عالمی بینک کے مطابق، دنیا میں آج بھی تقریباً ایک ارب ستر کروڑ افراد بینک سے غیر منسلک (unbanked) ہیں، اور اِن میں مسلم اکثریتی ممالک کی ایک بڑی تعداد شامل ہے۔[42] جس کی اہم وجہ بینکنگ کی

خدمات کا فقدان ہے۔[43]

مالیاتی خدمات کو آسان تر اور وسیع تر بنانا ڈی فائی کے مرکزی مقاصد میں سے ہے۔[44] یعنی ہر اُس شخص کے لیے مالیاتی خدمات جس کے پاس اسمارٹ فون اور انٹرنیٹ کنکشن ہو، خواہ اُس کا کوئی روایتی بینک اکاؤنٹ ہو یا نہ ہو۔ مالیاتی شمولیت کا یہ مشترک مقصد اسلامی ڈی فائی انضمام کے لیے ایک طاقتور اخلاقی جواز مہیا کرتا ہے۔[45] اگر اسلامی ڈی فائی کو سنجیدگی اور درستی کے ساتھ ڈیزائن کیا جائے تو یہ مقاصدِ شریعت کی تکمیل کا ایک نہایت مؤثر ذریعہ بن سکتا ہے۔ راپی وغیرہ (۲۰۲۶) نے ایک سو تینتیس علمی مضامین کے تجزیے کی بنیاد پر یہی نتیجہ اخذ کیا کہ معاصر علماء کی اکثریت ڈی فائی کے بارے میں محتاط مگر امید افزا رویہ رکھتی ہے، بشرطیکہ اُسے مقاصدِ شریعت کے سانچے میں ڈھالا جائے۔[46]

جدول : اسلامی مالیات اور ڈی سینٹرلائزڈ فائنانس (DeFi) کے درمیان فلسفیانہ و اقتصادی اشتراک

بنیادی پہلو	اسلامی مالیات	ڈی سینٹرلائزڈ فائنانس (DeFi)	اشتراک / تکمیلی نقطہ
مالیاتی وساطت	مالیاتی واسطہ حقیقی نقصان برداشت کیے بغیر منافع کا حق دار نہیں؛ سودی بینکاری کی نفی۔	سمارٹ کنٹریکٹس کے ذریعے بینک کے بغیر براہِ راست لین دین۔	دونوں غیر ضروری مالیاتی وساطت ختم کرکے غیر استحصالی مالیاتی نظام کے خواہاں ہیں۔
شفافیت	غرر اور جہالت سے پاک، تمام شرائط واضح اور معلوم ہوں۔	عوامی بلاک چین، ناقابلِ ترمیم ریکارڈ اور خودکار سمارٹ کنٹریکٹس۔	بلاک چین اسلامی شفافیت، عدل اور امانت کو عملی تقویت دیتا ہے۔
حقیقی اثاثوں سے ربط	منافع حقیقی اثاثوں (عین) سے مربوط ہو۔	ٹوکنائزیشن کے ذریعے حقیقی اثاثوں کی ڈیجیٹل نمائندگی۔	اثاثہ پر مبنی اسلامی مالیات کو ڈیجیٹل ماحول میں منتقل کیا جا سکتا ہے۔
منافع و نقصان کی شراکت	مضاربہ و مشارکہ پر مبنی نقصان و منافع کی شراکت۔	لیکویڈیٹی پول میں مشترکہ سرمایہ اور منافع/نقصان کی تقسیم۔	سودی عنصر ختم کرکے اسے مضاربہ یا مشارکہ کے مطابق بنایا جا سکتا ہے۔
مالیاتی شمولیت	مقاصدِ شریعت کے تحت ہر فرد تک منصفانہ مالیاتی خدمات۔	ہر اسمارٹ فون صارف کے لیے بینک کے بغیر مالیاتی خدمات۔	دونوں مالیاتی اخراج کم کرکے شمولیت کو فروغ دیتے ہیں۔

ڈی فائی کی اسلامی تطبیق کی فقہی بنیاد

اسلامی فقہ کوئی جامد ضابطہ نہیں بلکہ ایک زندہ اور ارتقاپذیر علمی روایت ہے جو ہر دور کے نئے مسائل کا سامنا اجتہاد اور استنباط کی روشنی میں کرتی آئی ہے۔ ڈی فائی جیسی نئی تکنیکی صورتیں اسلامی فقہ کے لیے کوئی بے مثال چیلنج نہیں فقہاء نے ہر عہد میں نئی تجارتی صورتوں کو اسلامی اصولوں کے ترازو میں تولا اور انہیں جواز یا عدمِ جواز کے دائرے میں رکھا۔ یہ حصہ اُن چار بنیادی فقہی اصولوں کو پیش کرتا ہے جو ڈی فائی کی اسلامی تطبیق کی راہ ہموار کرتے ہیں۔

اجتہاد

اجتہاد نے ہر دور میں نئے مسائل کے حل نکالے۔ ڈی فائی کے تناظر میں اجتہاد کا تقاضا یہ ہے کہ بلاک چین ٹیکنالوجی، سمارٹ کنٹریکٹس، ٹوکنائزیشن اور ڈی سینٹرلائزڈ گورننس جیسی نئی صورتوں کو اُن کی حقیقی اقتصادی ماہیت کے اعتبار سے پرکھا جائے، نہ کہ محض ظاہری شکل وصورت کے حساب سے۔ مثال کے طور پر، اگر سمارٹ کنٹریکٹ کو عقد کے اصولوں کی روشنی میں دیکھا جائے تو یہ دراصل ایجاب و قبول کی ایک پیشگی طے شدہ صورت ہے جس میں فریقین اپنی شرائط پہلے سے مقرر کر لیتے ہیں اور کمپیوٹر پروگرام اُنہیں نافذ کرتا ہے۔ کلاسیکی فقہاء نے یہ اصول پہلے ہی طے کر رکھا تھا کہ عقد میں ایجاب و قبول کا زبانی ہونا لازم نہیں تحریری، عرفی یا تعاطی (باہمی تبادلے کے ذریعے) بھی معاہدہ منعقد ہو سکتا ہے۔[47] سمارٹ کنٹریکٹ اِسی اصول کی ڈیجیٹل توسیع ہے۔ احمد، زین اور زکریا (۲۰۲۴) نے اسلامی نظریۂ عقد کی روشنی میں یہی ثابت کیا کہ سمارٹ کنٹریکٹ اسلامی عقد کے ارکان کو پورا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے، بشرطیکہ اُس کی شرائط شریعت کے مطابق ہوں۔[48]

ڈی سنٹرلائزڈ فائنانس میں غیر سودی قرضوں کا مؤثر نفاذ معاصر اجتہاد کا متقاضی ہے، کیونکہ غیر مرکزی مالیاتی ماحول میں عدمِ ادائیگی اور اخلاقی خطرات کا امکان زیادہ ہوتا ہے۔ ان خطرات کو کم کرنے کے لیے قرضِ حسن کو رہن، اجتماعی ضمانت، تکافلی رسک پولز، آن چین ساکھ اور اعتماد کا نظام (On-chain Reputation)[49]، اور سمارٹ کنٹریکٹس کے ذریعے خودکار نفاذ کے ساتھ مربوط کیا جا سکتا ہے۔[50]

اس کے علاوہ اجتہاد ہی کے ذریعے سرمایہ کاری کو مضاربہ ومشارکہ کی صورت میں ڈھالا جا سکتا ہے، لیکویڈیٹی پولز کو مشارکہ کے اصول پر قائم کیا جا سکتا ہے، اور ٹوکنائزڈ اثاثوں کو صکوک کی ڈیجیٹل شکل قرار دیا جا سکتا ہے۔[51] یہ وہ فقہی تعبیرات ہیں جو متعدد معاصر اسلامی اسکالرز پیش کر چکے ہیں اور جو اسلامی ڈی فائی کے لیے ایک مضبوط فقہی بنیاد فراہم کرتی ہیں۔[52]

مصلحتِ مرسلہ

مصلحتِ مرسلہ[53] کا اصول اسلامی ڈی فائی کی ترقی کے لیے ایک اہم فقہی جواز ہے۔ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اسلامی ڈی فائی دنیا کے بینک سے محروم مسلم عوام کو شریعت کے موافق مالیاتی خدمات فراہم کر سکتی ہے انہیں سودی بینکاری کا سہارا لیے بغیر کاروبار، بچت اور سرمایہ کاری کا موقع دے سکتی ہے تو اِس کی ترقی میں سرمایہ کاری کرنا محض جائز نہیں رہتا بلکہ ایک اجتماعی اسلامی فریضے کی حیثیت اختیار کر لیتا ہے۔

یہی اصول AAOIFI اور IFSB جیسے اداروں کو یہ دلیل مہیا کرتا ہے کہ وہ اسلامی ڈی فائی کے لیے نئے معیارات وضع

کریں، ریگولیٹرز کو یہ بنیاد فراہم کرتا ہے کہ وہ اسلامی ڈی فائی منصوبوں کے لیے سازگار ریگولیٹری ماحول تیار کریں، اور علماء کو یہ محرک دیتا ہے کہ وہ اجتہاد کے ذریعے نئے حل تلاش کریں۔[54] مصلحتِ مرسلہ ہی کے تناظر میں اسلامی مالیات میں سمارٹ کنٹریکٹ کے نفاذ کا جواز پیش کیا ہے۔[55]

عرف

اسلامی فقہ میں عرف[56] کو معاہدات کی تشریح میں ایک اہم مصدر کا درجہ حاصل ہے۔ جوں جوں سمارٹ کنٹریکٹس تجارتی دنیا میں معتبر اور وسیع پیمانے پر مقبول معاہداتی ذریعہ بنتے جارہے ہیں، اسلامی فقہ کا عرف کا اصول اُن کی قانونی حیثیت کو تسلیم کرنے کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔

فقہاء نے ہر دور میں نئے معاہداتی وسائل تحریری خطوط، تارِ برقی (telegraph)، فیکس اور پھر الیکٹرانک ای میل اور دیگر ذرائع کو اِسی عرف کے اصول کی بنیاد پر تسلیم کیا۔[57] سمارٹ کنٹریکٹس اِسی سلسلے کی اگلی کڑی ہیں۔ شرط بس اتنی ہے کہ اُن کی شرائط شریعت کے مطابق ہوں، فریقین نے آزادانہ رضامندی سے انہیں قبول کیا ہو، اور معاہدے کی تمام شرائط قابلِ فہم اور قابلِ رسائی ہوں۔

قیاس

قیاس[58] وہ فقہی اصول ہے جو اسلامی ڈی فائی کی عملی ساخت میں سب سے زیادہ کارآمد ثابت ہوتا ہے۔ چند اہم قیاسات یہ ہیں:

ٹوکنائزڈ صکوک کو کلاسیکی صکوک پر قیاس کیا جاسکتا ہے۔ صکوک اسلامی مالیات میں اثاثہ پر مبنی حصص کا ایک تسلیم شدہ ذریعہ ہے۔[59] بلاک چین پر جب کسی حقیقی اثاثے کو ٹوکن بنایا جاتا ہے تو وہ درحقیقت صکوک ہی کی ڈیجیٹل شکل اختیار کرلیتا ہے حقیقی اثاثہ، تقسیم شدہ ملکیت، اور آمدن کی شراکت۔ بلوزم فائنانس کا سمارٹ صکوک اِسی قیاس کی عملی مثال ہے۔[60]

ڈی سینٹرلائزڈ لیکویڈیٹی پول کو مضاربہ یا مشارکہ پر قیاس کیا جاسکتا ہے۔ جس طرح مضاربہ میں رب المال اپنا سرمایہ مضارب کے سپرد کرتا ہے اور منافع طے شدہ تناسب سے تقسیم ہوتا ہے، بعینہٖ لیکویڈیٹی پول میں شرکاء اپنے اثاثے پول کے حوالے کرتے ہیں اور پول کی سرگرمی سے منافع پاتے ہیں بشرطیکہ سودی عنصر کو نکال کر ایک حقیقی، مشترک منافع کی ساخت اختیار کی جائے۔[61]

ڈی سینٹرلائزڈ خودمختار تنظیم (DAO) کو وقف یا مشارکہ کے اجتماعی ادارے پر قیاس کیا جاسکتا ہے ایک ایسا ادارہ جو مشترکہ فیصلہ سازی، شفاف انتظام اور مشترک مفادات کی بنیاد پر چلے۔[62]

جدول : ڈی فائی کی اسلامی تطبیق کی فقہی بنیاد

فقہی اصول	بنیادی تصور	ڈی فائی میں اطلاق	نتیجہ / فقہی جواز
اجتہاد	نئے مسائل کا حل اصولِ شریعت کی روشنی میں۔	سمارٹ کنٹریکٹس، ٹوکنائزیشن، لیکویڈیٹی پول، اور DAO کی حقیقی ماہیت کا فقہی تجزیہ، مضاربہ، مشارکہ اور صکوک کی ڈیجیٹل تعبیر۔	جدید ٹیکنالوجی کو شرعی اصولوں کے مطابق ڈھالنے کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔

مصلحتِ مرسلہ	عوامی مفاد اور مقاصدِ شریعت کا حصول۔	مالیاتی شمولیت، حلال سرمایہ کاری اور اسلامی ڈی فائی معیارات کی تشکیل، AAOIFI اور IFSB جیسے اداروں کی رہنمائی۔	اسلامی ڈی فائی کی ترقی اور ریگولیٹری معاونت کے لیے مضبوط فقہی جواز۔
عرف	جائز معاشرتی و تجارتی رواج کو شرعی اعتبار دینا۔	سمارٹ کنٹریکٹس کو جدید معاہداتی وسیلہ تسلیم کرنا، بشرطیکہ شرعی شرائط پوری ہوں۔	جدید ڈیجیٹل معاہدات کی شرعی قبولیت ممکن ہوتی ہے۔
قیاس	عقود کو نئی صورتوں پر منطبق کرنا۔	ٹوکنائزڈ صکوک کو صکوک پر لیکویڈیٹی پول کو مضاربہ / مشارکہ پر، اور DAO کو وقف یا اجتماعی ادارے پر قیاس۔	کلاسیکی فقہ اور جدید ڈی فائی کے درمیان عملی ربط قائم ہوتا ہے۔

خلاصہ

ڈی سینٹرلائزڈ فائنانس (DeFi) نے بلاک چین کی بنیاد پر ایک ایسا مالیاتی ماڈل متعارف کرایا ہے جس میں مالیاتی خدمات ثالثی اداروں کے بغیر انجام پاتی ہیں۔ اس سے ایک بنیادی فقہی سوال جنم لیتا ہے: کیا اس نظام کو اسلامی مالیات کے اصولوں سے ہم آہنگ کیا جا سکتا ہے؟ زیرِ نظر تحقیق تکنیکی و تعمیراتی پہلو کے بجائے خاص طور پر اسی ہم آہنگی کی فکری و فقہی بنیادوں پر مرکوز ہے۔ معیاری، تجزیاتی اور تقابلی منہج اختیار کرتے ہوئے پہلے دونوں نظاموں کے درمیان فلسفیانہ و اقتصادی اشتراک کو واضح کیا گیا ہے یعنی استحصالی وساطت کے خاتمے، شفافیت (نفی الجہالہ)، حقیقی اثاثوں سے ربط (عین)، منافع و نقصان کی شراکت (مضاربہ و مشارکہ) اور مالیاتی شمولیت (حفظِ مال) کے مشترک مقاصد۔ اس کے بعد یہ دلیل پیش کی گئی ہے کہ اسلامی استنباط کے قدیم اصول اجتہاد، مصلحتِ مرسلہ، عرف اور قیاس سمارٹ کنٹریکٹس، ٹوکنائزیشن، لیکویڈیٹی پول اور ڈی سینٹرلائزڈ گورننس کو اسلامی نظریۂ عقد کے دائرے میں تکییف کرنے کی کافی علمی گنجائش فراہم کرتے ہیں۔ تحقیق اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ ڈی فائی اور اسلامی مالیات کے درمیان کوئی ناگزیر تضاد موجود نہیں؛ بلکہ سنجیدہ اجتہاد اور مقاصدِ شریعت کی پابندی کے ساتھ اس کے آلات کو تسلیم شدہ فقہی اصولوں پر استوار کیا جا سکتا ہے، جو اسلامی ڈی فائی میں مستقبل کی تعمیراتی و تجرباتی تحقیق کے لیے ایک مضبوط نظری بنیاد فراہم کرتا ہے۔

نتائج تحقیق

1. اسلامی مالیات اور ڈی فائی کے درمیان کوئی بنیادی و ناگزیر تضاد موجود نہیں؛ بلکہ استحصالی وساطت کے خاتمے، شفافیت، حقیقی اقتصادی سرگرمی، نفع و نقصان کی شراکت اور مالیاتی شمولیت کے مشترک مقاصد کی صورت میں دونوں کے مابین نمایاں فلسفیانہ و اقتصادی ہم آہنگی موجود ہے۔
2. اسلامی فقہ کے چار بنیادی اصول اجتہاد، مصلحتِ مرسلہ، عرف اور قیاس ڈی فائی کے آلات (سمارٹ کنٹریکٹ، ٹوکنائزیشن، لیکویڈیٹی پول اور DAO) کی شرعی تکییف کے لیے کافی علمی گنجائش فراہم کرتے ہیں۔
3. سمارٹ کنٹریکٹ کو اسلامی نظریۂ عقد کی روشنی میں ایجاب و قبول کی ایک جدید، تعاطی نما صورت کے طور پر تکییف کیا جا

سکتا ہے، بشرطیکہ اس کی شرائط شریعت کے مطابق ہوں۔

4. مجموعی طور پر ڈی فائی کی شرعی تکییف ایک قابلِ عمل اجتہادی مشروع ہے، بشرطیکہ شریعت اور مقاصدِ شریعت کو نظام کا بنیادی معیار بنایا جائے۔

سفارشات

1. اسلامی مالیاتی معیارات مرتب کرنے والے ادارے (خصوصاً AAOIFI، IFSB اور مجمع الفقہ الاسلامی) ڈی فائی کے آلات کی شرعی تکییف پر ایک جامع اصولی رہنما دستاویز مرتب کریں۔
2. علماء اور اصولِ فقہ کے ماہرین کو سمارٹ کنٹریکٹ، ٹوکنائزیشن اور DAO کی تکییف پر اجتہادی تحقیق کو فروغ دینا چاہیے، تاکہ ظاہری شکل کے بجائے حقیقی اقتصادی ماہیت کی بنیاد پر حکم لگایا جا سکے۔
3. اردو زبان میں اس موضوع پر معیاری علمی مواد کی تیاری ضروری ہے تاکہ موجود علمی خلا پُر ہو اور عام قاری تک درست تصور پہنچے۔
4. آئندہ تحقیق میں اسی فکری و فقہی بنیاد پر تعمیراتی ماڈل اور عملی پروٹوٹائپ کی تشکیل کی جائے، اور مختلف قانونی و ریگولیٹری ماحول میں اس کی افادیت کا تجرباتی جائزہ لیا جائے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حواشی وحوالہ جات

1 A. M. Dahdal, J. M. Truby, and O. Ismailov, *"The Role and Potential of Blockchain Technology in Islamic Finance," European Business Law Review 33, no. 2 (2022). https://papers.ssrn.com/abstract=3804257.*

2 N. Alsadi, *"The Convergence of Blockchain Technology and Islamic Economics: Decentralized Solutions for Shariah-Compliant Finance," arXiv:2501.02263 (2025).*

3 A. M. Dahdal, J. M. Truby, and O. Ismailov, *"The Role and Potential of Blockchain Technology in Islamic Finance," European Business Law Review 33, no. 2 (2022). https://papers.ssrn.com/abstract=3804257.*

4 *Shariah Advisory Council of the Securities Commission Malaysia, Digital Assets from Shariah Perspective: Resolutions of the 233rd and 234th SAC Meetings (29 June 2020 and 20 July 2020) (Kuala Lumpur: Securities Commission Malaysia, 2020), 1–4.*

5 *Majelis Ulama Indonesia, Keputusan Ijtima' Ulama Komisi Fatwa se-Īndonesia ke-VII (Jakarta: MUI, November 2021). The three operative clauses are reported uniformly across the secondary literature; the Indonesian original was not consulted directly.*

6 مجمع الفقہ الإسلامی الدولی، قرار رقم 237 (24/8) بشأن العملات الإلكترونیۃ، الدورۃ الرابعۃ والعشرون، دبی، 7–9 ربیع الأول 1441ھ-/4–6 نوفمبر 2019م.

[7] *Hasanuz Zaman, Defining Islamic Economics, Journal of Islamic Banking and Finance, IAIB, Vol 17, No 2 (April-June 2000); Muhammad Ayub, Understanding Islamic Finance (Chichester: John Wiley & Sons, 2007)*

[8] القرآن الکریم، سورۃ البقرۃ: ۲۷۵۔

[9] مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، کتاب البیوع، باب بطلان بیع الحصاۃ والبیع الذی فیہ غرر، حدیث: ۱۵۱۳۔

[10] علاء الدین ابو بکر بن مسعود الکاسانی، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، ط۲ (بیروت: دار الکتب العلمیۃ، ۱۹۸۶م)، ج۵، ص۱۵۶۔

[11] ابو حامد محمد الغزالی، المستصفیٰ من علم الاصول (بیروت: دار صادر، ۱۳۲۲ھ)، ج۱، ص۲۸۶۔

[12] مودودی، سید ابو الاعلیٰ (م ۱۹۷۹ء) معاشیاتِ اسلام، اسلامک پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۷، صفحات ۱۱۷ تا ۱۳۶

[13] مجلۃ الاحکام العدلیۃ، مادہ ۱۵۸–۱۵۹ (پشاور: مکتبہ حقانیہ)، ص۱۰۶۔

[14] الکاسانی، بدائع الصنائع، ج۶، ص۵۶،۷۹۔

[15] *Muhammad Ayub, Understanding Islamic Finance (Chichester: John Wiley & Sons, 2007), 408.*

اردو ترجمہ: محمد ایوب، اسلامی مالیات، رفاہ انٹر نیشنل یونیورسٹی، اسلام آباد، ۲۰۱۰

[16] *S. A. Abdulhakeem and Q. Hu, "Powered by Blockchain Technology, DeFi Strives to Increase Financial Inclusion of the Unbanked by Reshaping the World Financial System," Modern Economy 12, no. 1 (2021): 1–16, https://doi.org/10.4236/me.2021.121001.*

[17] *Primavera De Filippi and Aaron Wright, Blockchain and the Law: The Rule of Code (Cambridge, MA: Harvard University Press, 2018), p.02; Andreas M. Antonopoulos and Gavin Wood, Mastering Ethereum: Building Smart Contracts and DApps (Sebastopol, CA: O'Reilly Media, 2018), chap. 7, "What Is a Smart Contract?"*

18 N. Alsadi, "The Convergence of Blockchain Technology and Islamic Economics: Decentralized Solutions for Shariah-Compliant Finance," arXiv:2501.02263 (2025).

19 Nakamoto, S. (2008). Bitcoin: A Peer-to-Peer Electronic Cash System. https://bitcoin.org/bitcoin.pdf

20 Buterin, V. (2014). A Next-Generation Smart Contract and Decentralized Application Platform. Ethereum Whitepaper. https://ethereum.org/whitepaper/

21 Ethereum.org. (2021). DeFi: From Inception to 2021 and Beyond. https://ethereum.org/videos/defi-history-inception-to-2021/

[22] ضروری نہیں ہے کہ ناقابلِ تبدیل کھاتہ بلاک چین کا ہی ہو۔ تاہم بلاک چین ٹیکنالوجی کے زیادہ استعمال سے یہ دونوں لازم وملزوم لگنے لگے ہیں۔

[23] *Y. Tian et al., "Asset Tokenization: A Blockchain Solution to Financing Infrastructure in Emerging Markets and Developing Economies," ADB-IGF Special Working Paper Series (2020), https://doi.org/10.2139/ssrn.3837703.*

[24] ڈاکٹر مبشر حسین رحمانی، کرپٹو کرنسی، این ایف ٹی، اور بلاک چین (قسط دوم)، جامعۃ العلوم الاسلامیہ، بنوری ٹاؤن، نومبر ۲۰۲۲

[25] *M. U. Chapra, "The Global Financial Crisis: Can Islamic Finance Help?" In Islamic Economics and Finance (Palgrave Macmillan UK, 2011), 135–142.*

[26] *N. Alsadi, "The Convergence of Blockchain Technology and Islamic Economics: Decentralized Solutions for Shariah-Compliant Finance," arXiv:2501.02263 (2025).*

[27] *Sirio Aramonte, Wenqian Huang, and Andreas Schrimpf, "DeFi Risks and the Decentralisation Illusion," BIS Quarterly Review, December 2021, 21–36.*

[28] الاسدی نے بلاک چین اور اسلامی اقتصادیات کے التقا کا تفصیلی تحلیلی جائزہ لیتے ہوئے یہی نتیجہ اخذ کیا ہے کہ غیر مرکزیت اسلامی اصولِ عدل و شراکت سے گہری مطابقت رکھتی ہے۔

[29] لین دین میں جہالت سے مراد یہ ہے کہ اصل شے، اس کی جنس، نوع، صفت، مقدار، قیمت، یا وقت حوالگی و ادائیگی نامعلوم ہو۔ جہالت کی بنیاد پر لین دین کی بے شمار قسمیں حرام گردانی گئی ہیں۔ جہالت بعض دفعہ غرر بن جاتی ہے۔ اعجاز احمد صمدانی، غرر کی صورتیں، مکتبہ معارف القرآن، کراچی، 2009، ص 203 تا 301

[30] الكاساني ، ابو بكر بن مسعود بن أحمد، بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع، دار الكتب العلمية، الطبعة الثانية، 1986م، ج: ٥، ص: ١٥٦

[31] موجودہ روایتی مالیاتی نظام میں بینکاری اور انشورنس دونوں شعبوں میں غرر) فریب، دھوکا، غیر یقینی صورتِ حال (اور جہالت) معاہدے کے بنیادی عناصر کا ابہام (کی نمایاں صورتیں پائی جاتی ہیں، نبی کریم ﷺ نے بیعِ غرر سے صراحتاً منع فرمایا ہے۔) صحیح مسلم، کتاب البیوع، حدیث (1513 :بینکاری میں متغیر شرح سود والے قرضے، پوشیدہ اخراجات، مبہم و یک طرفہ معاہداتی شرائط اور پیچیدہ کریڈٹ کارڈ معاہدے صارف کو اس کی حقیقی مالی ذمہ داری سے بے خبر رکھ کر جہالت و غرر کا سبب بنتے ہیں اسی طرح مشتق مالیاتی آلات (Derivatives) بشمول بعض فیوچر و آپشن معاہدات، جہاں حقیقی اثاثے کی خرید و فروخت کے بجائے محض قیمتوں پر قیاس آرائی مقصود ہو، اپنے موضوع اور نتائج کی غیر یقینی کے باعث غرر و قمار کے قریب قرار دیے جاتے ہیں۔

[32] *Alsadi, "The Convergence of Blockchain Technology and Islamic Economics," 2025, 1–9; see also O. Alaeddin, M. Al Dakash, and T. Azrak, "Implementing the Blockchain Technology in Islamic Financial Industry: Opportunities and Challenges," Journal of Information Technology Management 13, no. 3 (2021): 99–115. https://doi.org/10.22059/jitm.2021.83116.*

[33] معین و مشخص چیز کو عین کہتے ہیں۔ جس کے مقابلے میں دین ہے۔ دین وہ چیز ہے جو کسی کے ذمہ ثابت ہو۔ مجلۃ الاحکام العدلیہ، مرتبہ: خلافت عثمانی ترکی، مکتبہ حقانیہ پشاور، مادہ، ۱۵۸، ۱۵۹، ص ۱۰۶

[34] *Y. Tian, P. Adriaens, R. E. Minchin, C. Chang, Z. Lu, and C. Qi, "Asset Tokenization: A Blockchain Solution to Financing Infrastructure in Emerging Markets and Developing Economies," ADB-IGF Special Working Paper Series (2020). https://doi.org/10.2139/ssrn.3837703.*

[35] *Nafis Alam, Lokesh Gupta, and Abdolhossein Zameni, Fintech and Islamic Finance: Digitalization, Development and Disruption (Cham: Palgrave Macmillan, 2019), 99–118.*

[36] کاسانی، علاء الدین ابو بکر (م ۵۸۷ھ) بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، دار الکتب العلمیہ ۱۹۸۶ء، ج ٦، ص ۵٦، ۷۹

[37] *Tian Chen, Jun Deng, Jing Nie, Bin Zou, and Qi Fu, "Liquidity Provision and Its Information Content in Decentralized Markets," Journal of International Financial Markets, Institutions and Money (2026): 1–6.*

[38] *Alsadi, "The Convergence of Blockchain Technology and Islamic Economics," 2025, 1–9.*

Laldin and Furqani, 2013, 278–289.[39]

[40] غزالی، ابو حامد محمد (م: ۵۰۵ھ) المستصفی من علم الاصول، دار صادر بیروت، ۱۳۲۲ھ، ج ا، ص ۲۸٦

[41] *W. A. R. Kamil et al., Islamic Finance: A Catalyst for Financial Inclusion (2020); S. B. Naceur, A. Barajas, and A. Massara, "Can Islamic Banking Increase Financial Inclusion?" IMF Working Papers 2015, no. 31 (2015): 41. https://doi.org/10.5089/9781498370813.001.*

[42] *A. Demirgüç-Kunt, L. Klapper, D. Singer, S. Ansar, and J. Hess, The Global Findex Database 2017: Measuring Financial Inclusion and the Fintech Revolution (Washington, DC: World Bank Group, 2017). https://globalfindex.worldbank.org/index.php/.*

[43] *J. F. Devlin, "A Detailed Study of Financial Exclusion in the UK," Journal of Consumer Policy 28, no. 1 (2005): 75–108. https://doi.org/10.1007/s10603-004-7313-y.*

[44] *S. A. Abdulhakeem and Q. Hu, "Powered by Blockchain Technology, DeFi (Decentralized Finance) Strives to Increase Financial Inclusion of the Unbanked by Reshaping the World Financial System," Modern Economy 12, no. 1 (2021): 1–16. https://doi.org/10.4236/me.2021.121001.*

[45] *D. C. Biggs, "How Non-Banks Are Boosting Financial Inclusion and Remittance," in Banking Beyond Banks and Money (Springer International Publishing, 2016), 181–196.*

[46] *M. Z. H. Rapi, M. F. Hanif, G. D. Rohman, and M. A. Siraj, "Decentralized Finance (DeFi) for Financial Institutions: A Sentiment Analysis and Islamic Perspective," Journal of Islamic Marketing 17, no. 7 (2026): 2557–2579. https://doi.org/10.1108/JIMA-08-2024-0393.*

[47] ابن رشد، ابو الولید محمد (م ۵۹۵ھ) بدایۃ المجتہد، دار الحدیث قاہرہ، ۲۰۰۴ء، ج ۳، ص ۱۸۸: خالد سیف اللہ رحمانی، قاموس الفقہ، زمزم پبلشر، کراچی، ۲۰۱۷، مادہ: بیع، ج ۲، ص ۳۵۴

48 Hasanuddin, Abdul Malik, and Hana Tuo, "Integrating Smart Contracts with Islamic Economic Law: A Sharia Design Framework for Digital Finance Governance," Journal of Islamic Economics Lariba 12, no. 1 (2026): 443–470. https://doi.org/10.20885/jielariba.vol12.iss1.art16; Azlin Alisa Ahmad, Mat Noor Mat Zain, and Nur Diyana Amanina Zakaria, trans., "The Position of Smart Contracts in the Light of Islamic Contract Theory," Samarah 8, no. 1 (2024): 144–171. https://doi.org/10.22373/sjhk.v8i1.16372.

[49] (On-chain Reputation) : سے مراد بلاک چین پر قائم ایک ایسا خودکار نظام ہے جو کسی صارف کے مالی لین دین، ادائیگیوں اور پچھلے ریکارڈ کی بنیاد پر اس کی ڈیجیٹل ساکھ کا تعین کرتا ہے۔

50 Safina, Leisan, and Umar A. Oseni. 2019. "The Potentials of Smart Contract in Islamic Trade Finance." In FinTech in Islamic Finance: Theory and Practice, edited by Umar A. Oseni and S. Nazim Ali, 215–232. London: Routledge; Zulkepli, Muhammad Izzul Syahmi, Mohammad Taqiuddin Mohamad, and Saaidal Razalli Azzuhri. 2023. "Leveraging Blockchain-Based Smart Contract in Islamic Financial Institutions: Issue and Relevant Solution." International Journal of Islamic Economics and Finance Research 6 (1): 18–28. https://doi.org/10.53840/ijiefer96; Nienhaus, Volker. 2019. "Blockchain Technologies and the Prospects of Smart Contracts in Islamic Finance." In FinTech in Islamic Finance: Theory and Practice, edited by Umar A. Oseni and S. Nazim Ali, 183–214. London: Routledge.

Alam, Gupta, and Zameni, Fintech and Islamic Finance, 2019, 99–118.

Alsadi, "The Convergence of Blockchain Technology and Islamic Economics," 2025.

H. M. Shah, "Asset Tokenization in Islamic Finance: Historical Perspectives, Sukuk Innovations, and the Shariah Compliant Blockchain," Pakistan Research Journal of Social Sciences 3, no. 3 (2024).

52 Y. Maouchi, "Decentralized Islamic Finance: Blockchain as a Cure for the Murabaha Syndrome," in Islamic Finance in the Digital Age, ed. S. N. Ali and Z. H. Jumat, chap. 15 (Edward Elgar Publishing, 2024), 282–300; M. M. Alshater, I. Saba, I. Supriani, and M. R. Rabbani, "Fintech in Islamic Finance Literature: A Review," Heliyon 8, no. 9 (2022): e10385. https://doi.org/10.1016/j.heliyon.2022.e10385.

[53] یعنی اُن شعبوں میں عوامی مفاد کا لحاظ رکھنا جہاں کوئی نصِ صریح موجود نہ ہو۔ علما نے مصلحت کی تعریف یوں کی ہے: کسی منفعت کا حصول یا نقصان کو دور کرنا مصلحت ہے۔ سلقینی ابراہیم محمد، المیسر فی اصول الفقہ، دار الفکر المعاصر، بیروت، ۱۹۹۱ ص ۱۵۸، طوفی، نجم الدین سلیمان بن عبدالقوی (م: ۷۱۶ھ) شرح مختصر الروضۃ، مؤسسۃالرسالۃ، بیروت، ۱۹۸۹ء، ج ۳، ص ۲۰۴

امام غزالی کے بقول: مصلحت یہ کہ شریعت کے مقاصد دین، جان، عقل، نسل اور مال کا تحفظ ہو۔ لھذا جس چیز سے ان اصول کا تحفظ ہو وہ مصلحت ہے اور جس سے ان اصولوں کو نقصان پہنچے مفسدہ ہے۔ ایسے مفسدہ کو دور کرنا مصلحت کہلاتا ہے۔ غزالی، ابو حامد محمد (م: ۵۰۵ھ) المستصفی من علم الاصول، دار صادر بیروت، ۱۳۲۲ھ، ج ۱، ص ۲۸۶

[54] Edib Smolo, "Islamic Finance in the Digital Age: Fintech as a Civilizational Tool," Religions 17, no. 2 (2026): 218; Smolo and Mahomed, "Digital Currencies and Their Compatibility in the Islamic Finance Industry," 2024.

[55] S. Nurkholidah, F. Mursid, A. M. Kamaruddin, and S. G. Mahardika, "Implementation of Smart Contracts in Sharia Finance: Maslahah Mursalah's Perspective," Journal of Mujaddid Nusantara 1, no. 4 (2024): 211–221. https://doi.org/10.62568/jomn.v1i4.198.

[56] وہ عمل یا عقیدہ جسے لوگ عقل و تجربہ کی بنیاد پر تواتر کے ساتھ کرتے ہوں، اور اس کا فطری طور پر حق ہونا ان کے نزدیک مسلم ہو۔ جرجانی، سید شریف علی بن محمد (م ۸۱۶ھ) کتاب التعریفات، انتشارات ناصر خسرو، ایران، ص ۱۵۴

عرف ایک وسیع تصور ہے اس کی ایک نوع عادت ہے جو انفرادی بھی ہوسکتی ہے اور اجتماعی بھی۔ عرف اور عادت کے اعتبار کی شرط یہ ہے کہ اس کے خلاف قرآن وسنت کی نص موجود نہ ہو۔ اگر کسی معاملہ میں اس کے خلاف تصریح نہ ہو تو عرف وعادت کے مطابق فیصلہ کیا جائے گا، لیکن اگر ایسی تصریح موجود ہو تو عادت کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔ ڈاکٹر عرفان خالد ڈھلوں، علم اصول فقہ: ایک تعارف، شریعہ اکیڈمی، اسلام آباد، ۲۰۱۲، ج ۱، ص ۵۱۶

[57] قرار مجمع الفقه الإسلامي الدولي رقم ٢٣٠ (٢٤/١) بشأن العقود الذكية: طرق تفعيلها وفسخها (دراسة العقود الذكية ومدى علاقتها بالعملات المشفَّرة)، الدورة الرابعة والعشرون، دبي، ٧–٩ ربيع الأول ١٤٤٠هـ الموافق ٤–٦ نوفمبر ٢٠١٩م-

مجمع الفقه الاسلامی الدولی، رقم ٥٢ (٦/٣)، ١٩٩٠ء

[58] کسی معلوم حکم کو ایک نئی صورت پر لاگو کرنا جب دونوں کی علت مشترک ہو۔ بالفاظ دیگر منصوص حکم کو اشتراکِ علت کی بنیاد پر غیر منصوص میں جاری کرنا قیاس ہے۔ اسنوی، جمال الدین عبد الرحیم (م: ۷۷۲ھ) نھایہ السوٗل مطبعہ التوفیق الادبیہ، قاہرہ، ج ۴، ص ۲۔

اصل، حکمِ اصل، علت اور فرع قیاس کے چار ارکان ہیں۔ اصول فقہ: ایک تعارف، ج ۱، ص ۳۴۷

59 Shah, "Asset Tokenization in Islamic Finance," 2024.

60"Smart Sukuk on Blockchain Technology: A Systematic Literature Review," Atlantis Press (GCBME-23 Proceedings, 2024); "Transforming Islamic Finance: The Impact of Blockchain and Smart Sukuk," Journal, issue 6-1 (2025).

61 Alsadi, "The Convergence of Blockchain Technology and Islamic Economics," 2025.

62 Chijioke Okafor, Ayesha Begum, and Sarah Taylor, "Decentralized Social Justice: Assessing the Role of Decentralized Autonomous Organizations (DAOs) in Infaq and Sadaqah Management," Journal Islamic Economic Minangkabau 3, no. 6 (2025): 317–327. https://doi.org/10.70177/jiem.v3i6.2736.